بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

زیر نظر شمارے میں محترم شمیم صدیقی صاحب کا ایک گرانقدر مضمون "Muslims and the Modern Age" کے عنوان سے شامل ہے۔ صدیقی صاحب ہمارے "حکمت قرآن" کے مستقل قارئین میں سے ہیں اور ان کا شمار تحریکی ذہن رکھنے والے ان بزرگ کرم فرماؤں میں ہوتا ہے جو عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم ہیں اور ملت اسلامیہ کے مسائل اور مستقبل کے بارے میں غور و فکر ہی نہیں کرتے احیائے اسلام کے لئے مقدور بھر عملی کاوش بھی مصروف و منہمک رہتے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں انہوں نے دور حاضر میں مسلمانوں کی عمومی صورت حال کے بارے میں ایک فکرانگیز تجزیہ بھی پیش کیا ہے اور آئندہ کے لئے ایک عملی لائحہ عمل بھی سامنے رکھا ہے اور علمی اور نظریاتی میدان میں کام کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ ہم ان سے اس اعتبار سے متفق ہیں کہ ملت کا درد رکھنے والے ان مسلمانوں کو جو مغرب میں مقیم ہیں' احیائے اسلام کے لئے جن خطوط پر کام کرنا چاہئے اس کی انہوں نے اچھے انداز میں نشاندہی کی ہے۔ اس لئے کہ وہاں رہتے ہوئے نظریاتی سطح پر جہاد ہی ممکن ہے اور اس کے لئے مسلمانوں کے پاس ایک بہترین ہتھیار اور آلہ' قرآن حکیم کی صورت میں موجود ہے۔ مکی دور میں آنحضور ﷺ کو اسی شمشیر قرآنی کے ذریعے جہاد کرنے کی تلقین فرمائی گئی تھی۔ سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۵۲ کے یہ الفاظ ہماری نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے چاہئیں: "وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا"۔

عالمی غلبہ اسلام کے لئے علمی اور نظریاتی سطح پر جہاد اور اس کے ذریعے ایمان کی تخم ریزی اور آبیاری کا کام ناگزیر ہے۔ اس بات کو محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اپنے کتابچے "اسلام کی نشاۃ ثانیہ' کرنے کا اصل کام" میں جسے مرکزی انجمن خدام القرآن کے اساسی کتابچوں میں شمار کیا جاتا ہے نہایت مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ مسلم ممالک' میں مقیم مسلمانوں کی اولین ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں دین کے غلبے اور اقامت کی سرتوڑ کوششیں کریں' تاہم اس انقلابی جدوجہد کا بھی اولین مرحلہ نظریاتی جہاد سے عبارت ہے۔ گویا قرآنی شمشیر کو ہاتھ میں لے کر نظریاتی اور علمی سطح پر جہاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور اسی کے لئے مرکزی انجمن خدام القرآن سرگرم عمل ہے۔ OO

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com